6

4918CH06

آبادی

کیا آپ انسان کے بغیر دنیا کا تصور کر سکتے ہیں؟ اگر انسان نہ ہوتا تو وسائل کا استعمال کون کرتا؟ اور کون سماجی اور ثقافتی ماحول پیدا کرتا؟ سماج، اور معیشت کی ترقی کے لئے انسان کی موجودگی ضروری ہے۔ انسان ہی وسائل کو بناتے اور انہیں استعمال کرتے ہیں اور وہ بذات خود بھی مختلف معیار کے وسائل ہیں۔ کوئلہ اس وقت تک ایک پتھر کے علاوہ کچھ نہیں تھا جب تک کہ انسان ایسی ٹکنالوجی کا اختراع کرنے کے اہل نہیں ہوا جس سے کوئلہ حاصل کیا جا سکے اور اسے ایک وسیلہ بنایا جا سکے۔ قدرتی واقعات جیسے سیلاب یا ''سنامی'' تباہی تب ہی بنتے ہیں جب وہ بسے ہوئے دیہات یا شہر کو متاثر کرتے ہیں۔

اس لئے آبادی سماجی علوم کا ایک بنیادی اور مرکزی عنصر ہے۔ اسی کے حوالے سے تمام دیگر عناصر کا مشاہدہ کیا جاتا ہے جس سے ان کو اہمیت اور معنی حاصل ہوتے ہیں۔ وسائل، آفات، تباہیاں اور بربادیاں انسان کے حوالے سے ہی بامعنی ہوتی ہیں۔ آبادی کی تعداد، تقسیم، فروغ اور خصوصیات یا خوبیاں ماحول کے تمام پہلوؤں کو سمجھنے اور اس کی قدرشناسی کے لئے بنیادی پس منظر مہیا کرتی ہیں۔ انسان کرۂ ارض کے وسائل کو پیدا کرتے ہیں اور ان کا استعمال اور صرف بھی کرتے ہیں۔ لہذا یہ جاننا ضروری ہو جاتا ہے کہ کسی ملک میں کتنے لوگ بسے ہوئے ہیں، وہ کہاں کہاں رہتے ہیں، ان کی تعداد کیوں اور کیسے بڑھ رہی ہے، اور ان کی کیا خصوصیات ہیں۔ ہندوستان کی مردم شماری ہمیں ملک کی آبادی کے ضمن میں معلومات فراہم کرتی ہے۔

آبادی کے بارے میں ہمارا بنیادی سروکار تین اہم سوالوں سے ہے:

(*i*) آبادی کا سائز اور اس کی تقسیم، ملک کے لوگوں کی تعداد اور وہ کن جگہوں پر رہتے ہیں؟

(*ii*) آبادی کا فروغ اور آبادی میں تبدیلی کے عمل۔ وقت گزرنے کے ساتھ آبادی کیسے بڑھی اور اس میں تبدیلیاں کیسے رونما ہوئیں؟

(*iii*) آبادی کی خصوصیات اور خوبیاں۔ لوگوں کی عمر اور جنسی ترکیب و تشکیل، خواندگی کی سطح، پیشوں کے اعتبار سے ڈھانچہ یا ساخت اور صحت کی کیفیت۔

تعداد کے اعتبار سے آبادی کا سائز اور تقسیم

مارچ 2011 میں ہندوستان کی آبادی 1,210.6 ملین تھی جو دنیا کی کل

مردم شماری

مردم شماری آبادی کو سرکاری طور پر وقتاً فوقتاً گننے کا نام ہے۔ ہندوستان میں پہلی مردم شماری 1872 میں کی گئی تھی۔ تاہم پہلی مکمل مردم شماری 1881 میں کی گئی۔ اس کے بعد سے ہر دس سال بعد یہ کام پابندی سے جاری ہے۔

ہندوستان کی مردم شماری آبادیاتی، سماجی اور معاشی اعداد و شمار جمع کرنے کا سب سے جامع ذریعہ ہے۔ کیا آپ نے کبھی مردشماری کی رپورٹ دیکھی ہے؟ اپنی لائبریری میں معلوم کیجئے کہ وہاں ایسی رپورٹ ہے یا نہیں؟

© NCERT not to be republished

آبادی کا 17.5 فی صد ہے۔ یہ 1.21 بلین لوگ ملک کے 3.8 ملین مربع کلومیٹر کے وسیع رقبے پر، جو دنیا کے کل رقبے کا 2.4 فی صد ہے، مساوی طور سے پھیلے ہوئے نہیں ہیں (شکل 6.1)۔

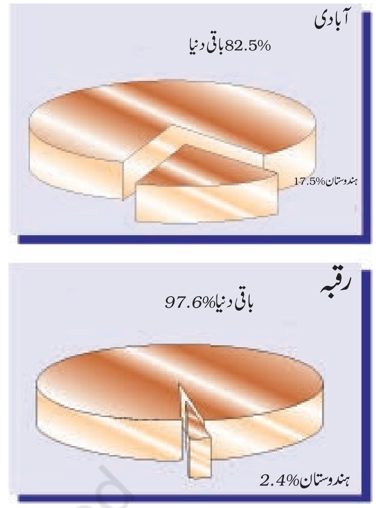

شکل 6.1 دنیا کی آبادی اور رقبے میں ہندوستان کا حصہ

2011 کے اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ اتر پردیش، جہاں کی آبادی 199 ملین ہے، ہندوستان کی سب سے زیادہ آبادی والی ریاست ہے۔ اتر پردیش کی آبادی ملک کی آبادی کا 16 فی صد ہے۔ دوسری طرف ہمالیائی ریاست سکم کی آبادی تقریباً 0.6 ملین ہے، اور لکشدیپ میں تو صرف 64429 لوگ ہی آباد ہیں۔ ہندوستان کی تقریباً نصف آبادی محض پانچ ریاستوں میں رہتی ہے۔ یہ ہیں۔ اتر پردیش، مہاراشٹر، بہار، مغربی بنگال اور آندھرا پردیش، راجستھان میں جو رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑی ریاست ہے، ہندوستان کی آبادی کا محض 5.5 فی صد حصہ رہتا ہے (شکل 6.2)۔

معلوم کیجیے

ہندوستان میں آبادی کی غیر مساوی تقسیم کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟

ہندوستان میں گھنے پن کے اعتبار سے آبادی کی تقسیم

آبادی کا گھنا پن یا گنجانی غیر مساوی تقسیم یا پھیلاؤ کی ایک بہتر تصویر فراہم کرتا

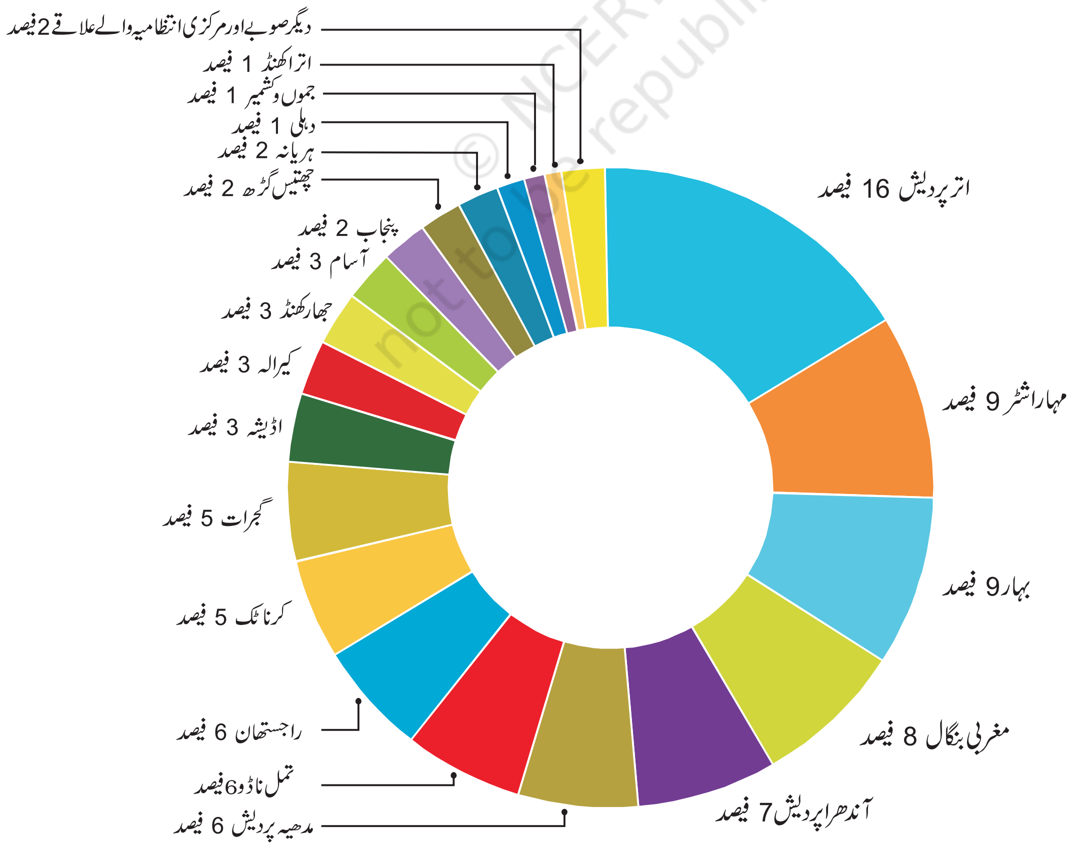

شکل 6.2 آبادی کی تقسیم

ماخذ: ہندوستان کی مردم شماری 2011

© NCERT not to be republished

ہندوستان کی مردم شماری 2011

آبادی کا گھنا پن

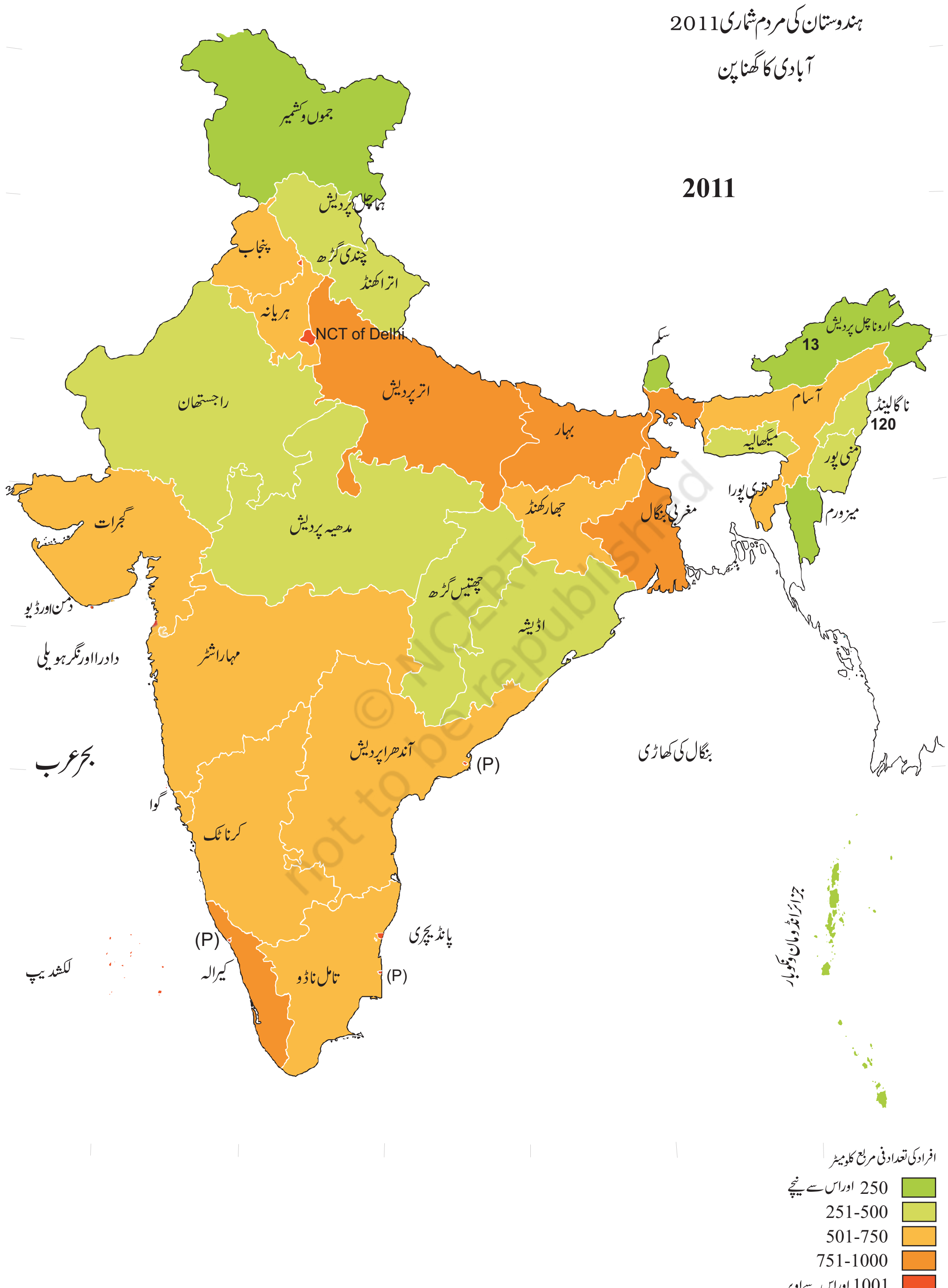

نوٹ: جون 2014 کو تلنگانہ کو ہندوستان کی 29 ویں ریاست بنایا گیا۔

2019-20

ہے۔ آبادی کے گھنے پن کا حساب رقبہ کی ایک اکائی (یونٹ) میں لوگوں کی تعداد سے لگایا جاتا ہے۔ ہندوستان دنیا کے سب سے زیادہ گھنی آبادی والے ملکوں میں سے ایک ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ صرف بنگلہ دیش، اور جاپان میں آبادی کا اوسط گھنا پن ہندوستان کی بہ نسبت زیادہ ہے۔ بنگلہ دیش اور جاپان میں آبادی کی گھنا پن معلوم کیجیے۔

2011 میں ہندوستان میں آبادی کا گھنا پن فی مربع کلومیٹر 382 اشخاص تھا۔ گھنا پن بہار میں فی کلومیٹر 1,102 سے اروناچل میں فی کلومیٹر 17 لوگوں کے درمیان ہے شکل 6.3۔ ریاستی سطح پر آبادی کے غیر مساوی گھنے پن کو دکھاتی ہے۔

سرگرمی

شکل 6.3 کا مطالعہ کیجیے اور اس کا موازنہ شکل 2.4 اور 4.7 سے کیجیے۔ کیا آپ کو ان نقشوں میں کوئی ربط نظر آتا ہے؟

ان ریاستوں کو دیکھیے جہاں آبادی کی گھنا پن 250 لوگ فی کلومیٹر سے کم ہے۔ ناہموار یا بیہڑ زمین اور ناموافق آب وہوا کے علاقوں میں آبادی کے پھیلے ہونے یا چھدری ہونے کی بنیادی وجہ ہیں۔ یہ بتائیے کہ کون سی ریاستوں میں فی مربع کلومیٹر 250 سے کم لوگ ہیں۔

آسام اور جزیرہ نما کی بیشتر ریاستوں میں آبادی کا گھنا پن اوسط درجے کا ہے۔ پتھریلے، کٹی پھٹی زمین اور چٹانی اور اوسط درجے کی یا اس سے کم بارش والے حصوں، اتھلی اور کم زرخیز مٹی نے ایسے علاقوں میں آبادی کی گنجانی کو متاثر کیا ہے۔

شمالی میدانی علاقوں اور جنوب میں کیرالا کی آبادی زیادہ حد تک گنجان ہے۔ وجہ ان کے سپاٹ اور زرخیز میدان اور سیر حاصل بارش ہے۔ شمالی میداانی علاقوں کی ان تین ریاستوں کی شناخت کیجیے جہاں آبادی بہت زیادہ گھنی ہے۔

آبادی کا فروغ اور اس میں تبدیلی کے قدرتی عمل

آبادی ایک متحرک مظہر ہے۔ آبادی کی تعداد، تقسیم اور ترکیب وساخت میں لگاتار تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ یہ تین عملیات کے باہمی تفاعل کے اثر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یعنی پیدائشیں، اموات اور نقل مکانی۔

آبادی کا فروغ یا بڑھنا

آبادی کے بڑھنے کا مطلب ہے کسی مخصوص مدت مثلاً دس سال کے عرصے میں کسی ملک یا علاقے کے باشندوں کی تعداد میں تبدیلی۔ اس تبدیلی کو دو طریقوں سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ خالص اعداد کے ذریعے اور سالانہ فی صد تبدیلی میں ہر سال یا ہر دس سال میں اعداد کا اضافہ، آبادی کے بڑھنے کی مقدار ہوتی ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے محض پہلے کی آبادی کو موجودہ میں سے گھٹانا ہوتا ہے (مثلاً 2001 کی تعداد) کو بعد کی آبادی (جیسے 2011) کی آبادی میں سے کم کر دینا۔ اس کو خالص اضافہ کہا جاتا ہے۔

آبادی کے بڑھنے کی شرح یا رفتار ایک دوسرا اہم پہلو ہے۔ اس کا مطالعہ سالانہ فی صد میں کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سالانہ 2 فی صد اضافے کی شرح کا مطلب ہے کہ کسی دیئے ہوئے سال میں ہر 100 لوگوں پر 2 لوگوں کا اضافہ بنیادی آبادی میں ہوا۔ اس کو فروغ کی سالانہ شرح کہا جاتا ہے۔ ہندوستان کی آبادی رفتہ رفتہ بڑھتی گئی ہے۔ 1951 میں یہ 361 ملین تھی جو 2011 میں 1210 ملین ہوگئی ہے۔

جدول 6.1 ہندوستان کی آبادی کے فروغ کی شرح اور مقدار

سال	کل آبادی (ملین میں)	دس سال میں حاصل اضافہ (ملین میں)	فروغ کی سالانہ شرح (%)
1951	361.0	42.43	1.25
1961	439.2	78.15	1.96
1971	548.2	108.92	2.20
1981	683.3	135.17	2.22
1991	846.4	163.09	2.14
2001	1028.7	182.32	1.93
2011	1210.6	181.46	1.64

© NCERT not to be republished

جدول 6.1 اور شکل 6.4 الف اور ب سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ 1951 سے 1981 تک زآبادی میں اضافے کی سالانہ شرح رفتہ رفتہ بڑھ رہی تھی جو آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافہ کی وضاحت کرتا ہے جس سے کہ یہ 1951 کی 36.1 ملین سے 1981 میں 683 ملین ہوگئی۔

معلوم کیجئے

جدول 6.1 سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ شرح فروغ میں گراوٹ کے باوجود ہر دس سال میں لوگوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسا کیوں؟

تاہم 1981 کے بعد سے فروغ کی شرح بتدریج کم ہوئی۔ اس مدت کے دوران شرح پیدائش تیزی کے ساتھ کم ہوئی۔ پھر بھی صرف 1990 کے عشرے ہی میں کل آبادی میں 182 ملین لوگ اور بڑھے۔ (اس سے پہلے اتنی تعداد کبھی بھی آبادی میں شامل نہیں ہوئی تھی)

اس حقیقت کو سمجھنا لازمی ہے کہ ہندوستان کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ جب کسی بڑی آبادی میں کم سالانہ شرح کو لاگو کیا جاتا ہے تو نتیجہ میں بڑا خالص جوڑے جانے والے اعداد بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ آبادی ماحول کو بچانے کی جدوجہد کو ملیامیٹ یا برابر کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ فروغ کی شرح میں گراوٹ کا رجحان ایک مثبت اشارہ ہے کہ آبادی کو قابو میں رکھنے کی کوششوں میں کامیابی ہو رہی ہے۔ اس کے باوجود آبادی میں مجموعی اضافے بڑھ ہی رہے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ ہندوستان 2045 میں دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے ملک کے طور پر چین کو بھی پیچھے چھوڑ دے۔

آبادی میں تبدیلی/فروغ کا عمل

آبادی میں تبدیلی آنے کے تین عملیات ہیں: شرح پیدائش، شرح اموات اور نقل مکانی یا ہجرت۔

آبادی میں قدرتی اضافہ شرح پیدائش اور شرح اموات کے درمیان کا فرق ہوتا ہے۔

شرح پیدائش: زندہ پیدائشوں کی ایک سال میں فی ایک ہزار اشخاص کی تعداد ہے۔ یہ فروغ کا ایک بڑا جزو ہے کیوں کہ ہندوستان میں شرح پیدائش ہمیشہ شرح اموات سے زیادہ رہی ہے۔

شرح اموات: ایک سال میں فی 1000 لوگوں کی اموات کی تعداد ہے۔ ہندوستان کی آبادی کے بڑھنے کی شرح کا بڑا سبب شرح اموات کا تیزی سے کم ہونا ہے۔

© NCERT not to be republished

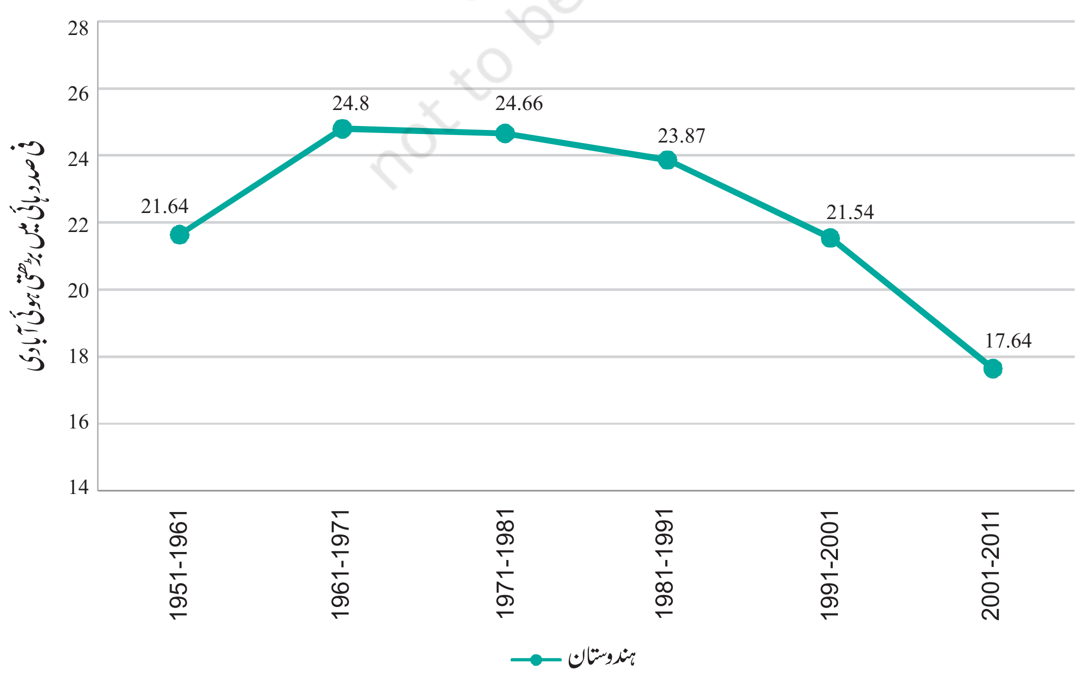

شکل 6.4 (الف) ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی رفتار 1951-2011 کے درمیان

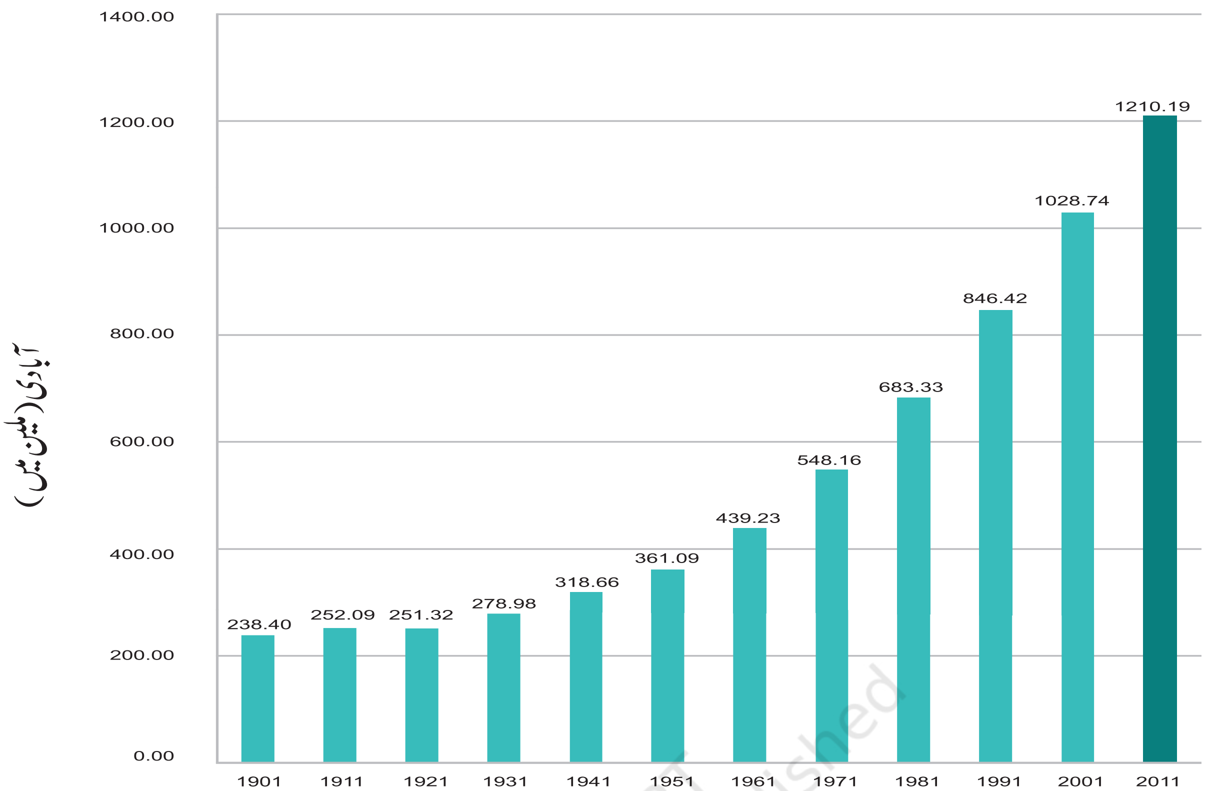

شکل 6.4 (ب) ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی رفتار 1901-2011

1980 تک بڑھتی شرح پیدائش اور گرتی شرح اموات دونوں کے درمیان کے فرق کی وجہ سے آبادی کے بڑھنے کی رفتار تیز ہوئی۔ 1981 کے بعد سے شرح پیدائش میں بھی رفتہ رفتہ کمی آنی شروع ہوئی ہے جس کے نتیجے میں آبادی کے بڑھنے کی رفتار میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اس رجحان کی کیا وجوہات ہیں؟

آبادی کے فروغ کا تیسرا جزو **نقل مکانی** ہے۔ نقل مکانی خطوں اور علاقوں میں لوگوں کی ادھر سے ادھر نقل و حرکت ہے۔ نقل مکانی اندرونی (بیرون ملک) ہوسکتی ہے اور بین الاقوامی (ملکوں کے درمیان) بھی۔

ملک کے اندر کی نقل مکانی آبادی کے سائز یعنی تعداد کو تو تبدیل نہیں کرتی، لیکن بیرون ملک آبادی کی تقسیم کو متاثر کرتی ہے۔ نقل مکانی آبادی کی ساخت و ترکیب اور اس کی تقسیم میں ایک بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

سرگرمی

کسی نقشے میں اپنے باپ داداؤں اور والدین کی نقل مکانی کا ان کی پیدائش کے وقت سے پتہ لگائیے۔ ہر نقل و حرکت کی وجوہات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کیجیے۔

دیہی علاقوں کے ''باہر دھکیلنے'' کے سبب ہندوستان میں اکثر و بیشتر نقل مکانی گاؤں سے شہروں کی جانب ہوئی ہے۔ دیہات میں بے روزگاری اور غربت و افلاس جیسے ناموافق حالات اور شہروں میں بڑھتے روزگار کے مواقع اور زندگی کی بہتر سہولیات کی وجہ سے شہروں کی کشش لوگوں کو گاؤں چھوڑ کر یہاں آنے کی طرف مائل کرتی ہے۔

آبادی کی تبدیلی میں نقل مکانی ایک اہم اور فیصلہ کن عنصر ہے۔ اس کی وجہ سے نہ صرف آبادی کے سائز یا تعداد میں تبدیلی آتی ہے بلکہ شہری اور دیہی آبادیوں کی عمر اور جنس، کے اعتبار سے بناوٹ بھی تبدیل ہوجاتی ہے۔ ہندوستان میں دیہی شہری نقل مکانی کے نتیجے میں شہروں اور قصبوں کی آبادی کے فی فصد میں لگاتار اضافہ ہوا ہے۔ شہری آبادی جو 1951 میں کل آبادی کا 17.9 فی صد تھی بڑھ کر 2011 میں 31.8 ہوگئی۔ ایک ملین سے زیادہ آبادی والے شہروں کی تعداد میں نمایاں طور پر تبدیلی ہوئی ہے۔ صرف ایک عشرے یعنی 2001-2011 کے دوران ایسے شہروں کی تعداد 35 سے بڑھ کر 53 ہوگئی ہے۔

© NCERT not to be republished

عمر کے لحاظ سے آبادی کی ساخت

آبادی کی عمر کے اعتبار سے بناوٹ کا مطلب ہے کسی ملک میں مختلف عمروں کے گروپوں میں لوگوں کی تعداد۔ یہ کسی آبادی کی سب سے بنیادی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ کسی شخص کی عمر ایک بہت بڑی حد تک، اس کی چیزوں کی ضرورت، سامان کی خرید، اس کے کام اور مصروفیت نیز کام کرنے کی اس کی اہلیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ نتیجتاً بچوں، کام کرنے کی عمر کے لوگوں اور بوڑھوں کی تعداد اور آبادی میں ان کی فی صد کسی آبادی کے سماجی اور معاشی ڈھانچے کو طے کرنے کے لیے ایک قابل ذکر عنصر ہوتے ہیں۔

کسی ملک کی آبادی کو عام طور پر تین بڑے زمروں میں گروپ بند کیا جاتا ہے۔

بچے (عام طور پر 15 سال کی عمر سے کم)

یہ معاشی طور پر غیر پیداواری ہوتے ہیں اور ان کے لئے کھانا، کپڑا، تعلیم اور طبی دیکھ بھال مہیا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کام کرنے کی عمر (15 - 59) برس

یہ لوگ معاشی طور پر پیداواری اور حیاتیاتی اعتبار سے بچے پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ کام کرنے والی آبادی پر مشتمل ہوتے ہیں۔

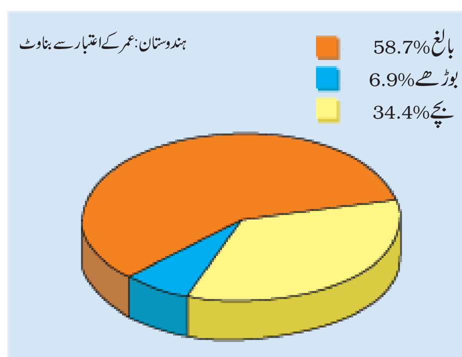

شکل 6.5 ہندوستان عمر کے اعتبار سے بناوٹ

بوڑھے لوگ (59 برس سے زیادہ)

ریٹائر ہونے کے بعد بھی یہ لوگ معاشی طور پر پیداواری ہو سکتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ رضا کارانہ طور پر کام کر رہے ہوں لیکن بھرتی کے ذریعے ملازمت کے لئے دستیاب نہیں ہوتے۔

بچوں اور بوڑھوں کا فی صد انحصار کے تناسب پر اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ یہ گروپ کچھ پیداوار نہیں کر سکتے۔ ہندوستان کی آبادی میں ان تینوں گروپوں کے تناسب کو شکل 6.5 میں پہلے ہی ظاہر کیا جا چکا ہے۔

سرگرمی

(i) آپ ایسے کتنے بچوں کو جانتے ہیں جو گھریلو ملازموں اور مزدوروں کے طور پر آپ کے محلے میں کام کرتے ہیں؟
(ii) آپ اپنے محلے میں ایسے کتنے بالغوں کو جانتے ہیں جو بے روزگار ہیں؟
(iii) آپ کے خیال میں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جنسی تناسب

آبادی کے فی 1000 مردوں (مذکر) میں عورتوں (مونث) کی تعداد ہی جنسی تناسب ہے۔ یہ معلومات کسی سماج میں ایک دیئے گئے وقت کے دوران مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کی حد کی پیائش کے لئے ایک اہم اشاریہ ہے۔ ہمارے ملک میں جنسی تناسب ہمیشہ عورتوں کے ناموافق رہا ہے یعنی عورتیں یا مونث کم اور مرد یا مذکر زیادہ۔ معلوم کیجئے کہ ایسا کیوں ہے؟ جدول 6.2 میں 2011-1951 کے عرصے کا جنسی تناسب دکھایا گیا ہے۔

جدول 6.2: ہندوستان: جنسی تناسب 2011-1951

مردم شماری کا سال	جنسی تناسب (فی 1000 مردوں پر عورتیں)
1951	946
1961	941
1971	930
1981	934
1991	929
2001	933
2011	943

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیرالا کے جنسی تناسب میں فی ایک ہزار مردوں پر 1084 عورتیں ہیں۔ پانڈی چیری میں ہر 1000 مردوں پر 1038 عورتیں ہیں، جب کہ دہلی میں 1000 مردوں پر صرف 866 عورتیں ہیں اور ہریانہ میں یہ تناسب 1000 مردوں کے مقابلے 877 عورتوں کا ہے۔

© NCERT not to be republished

معلوم کیجیے

ایسے فرق کی کیا وجوہات ہوسکتی ہے؟

خواندگی کی شرحیں

خواندگی آبادی کی ایک بہت ہی اہم خصوصیت ہے۔ظاہر ہے کہ صرف ایک معلومات یافتہ اور پڑھا لکھا شہری ہی پرذہانت انتخاب کرسکتا ہے اور تحقیقاتی نیز ترقیاتی پروجیکٹ ہاتھ میں لے سکتا ہے۔خواندگی کی پست سطح معاشی ترقی کی راہ میں ایک سنگین رکاوٹ ہوتی ہے۔

مردم شماری کے مطابق سات سال یا اس سے زیادہ عمر کا کوئی بھی آدمی جو کسی بھی زبان میں سمجھ کر لکھ اور پڑھ سکتا ہو، خواندہ سمجھا جائے گا۔

ہندوستان میں خواندگی کی سطحوں میں لگاتار ترقی ہوئی ہے۔مردم شماری 2011 کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کی شرح 73فی صد ہے۔اس میں 80.9مردوں کا اور 64.6فی صد عورتوں کا حصہ ہے۔ ایسے فرق اور اختلافات کیوں ہیں؟

پیشہ وارانہ ساخت

معاشی طور پر فعال یا کام کرنے والوں کا آبادی میں فی صد ترقی کا ایک اہم اشاریہ ہے۔مختلف پیشوں کے مطابق آبادی کی تقسیم کو پیشہ وارانہ ساخت یا ڈھانچہ کہا جاتا ہے۔کسی بھی ملک میں بہت سے مختلف قسم کے پیشے پائے جاتے ہیں۔پیشوں کو ابتدائی،دوسرے درجے کے اور تیسرے درجے کے زمروں میں رکھا جاتا ہے۔

ابتدائی کاموں یا سرگرمیوں میں زراعت،مویشی پالنا، جنگلاتی کام، ماہی گیری، کان کنی، اور پہاڑ کھودنا اور توڑنا وغیرہ شامل ہیں۔ ثانوی سرگرمیوں میں مال بنانے والی صنعت،اور تعمیر کا کام وغیرہ شامل ہیں۔ تیسرے درجے کی سرگرمیوں میں ٹرانسپورٹ یا نقل وحمل،مواصلات،تجارت انتظامی اور دیگر خدمات کا حصہ ہیں۔

مختلف کاموں میں لگے ہوئے لوگوں کا تناسب ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں الگ الگ ہوتا ہے۔ترقی یافتہ ملکوں میں ثانوی اور تیسرے درجے کی سرگرمیوں میں مصروف لوگوں کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ترقی پذیر ملکوں میں کام کرنے والوں کا زیادہ تناسب ابتدائی قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہوتا ہے۔ہندوستان میں آبادی کا 64فی صد حصہ محض زراعت میں لگا ہوا ہے۔دوسرے اور تیسرے درجے کے شعبوں میں آبادی تناسب علی الترتیب 13 اور 20فی صد ہے۔حال کے برسوں میں دوسرے اور تیسرے شعبوں کی طرف پیشہ ورانہ میلان میں بڑھتی صنعت کاری اور شہر کاری کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے اور لوگ ان پیشوں کی جانب جانے لگے ہیں۔

صحت

آبادی کی ترکیب یا بناوٹ کا ایک اور اہم جز وصحت ہے، جو ترقی کے عمل کو متاثر کرتا ہے۔صحت کے ضمن میں حکومت کے پروگراموں کی لگاتار کوششوں کی بدولت ہندوستانی آبادی کی صحت کے حالات میں نمایاں اور اہم بہتری حاصل ہوئی ہے۔شرح اموات 1951 میں ایک ہزار آبادی کی 25فی صدی سے گھٹ کر 2011 میں 7.2فی صد رہ گئی۔اور پیدائش کے وقت متوقع عمر ،جو 1951 میں 36.7برس تھی، 2012 میں بڑھ کر 67.9برس ہوگئی۔

صورت حال میں یہ بہتری کئی وجوہ اور عناصر کے نتیجے میں ممکن ہوسکی ہے،جن میں حفظان صحت کے کاموں کو بہتر کرنا،متعدی یا پھیلنے والی بیماریوں کی روک تھام اور بیماریوں کی تشخیص اور علاج میں جدید طبی طریقوں کا استعمال شامل ہیں۔

قابل ذکر کامیابوں کے باوجود صحت کی صورت حال ہندوستان کے لئے اب بھی بڑی تشویش کا باعث ہے۔کلوری کا فی کس استعمال ضروری سطح سے بہت کم ہے اور ناکافی وناقص تغذیہ میں ہماری آبادی کا بڑا حصہ اب بھی مبتلا ہے۔پینے کا محفوظ اور صاف پانی اور صفائی ستھرائی کی سہولتیں ابھی دیہی آبادی کے ایک حصے کو ہی دستیاب ہیں۔آبادی کے ضمن میں ایک مناسب حال پالیسی کے ذریعے ان مسائل کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔

نوبالغوں کی آبادی

ہندوستان کی آبادی کی سب سے اہم خصوصیت اس کی نوبالغوں کی آبادی کی جسامت ہے۔یہ ملک کی آبادی کا پانچواں حصہ ہے۔نابالغوں کو عام طور پر

© NCERT not to be republished

10 سے 19 برس تک کی عمر کے گروپ میں رکھا جاتا ہے۔ یہ مستقبل کا سب سے اہم وسیلہ وذریعہ ہیں۔ نوبالغوں کی غذائی ضرورتیں ایک عام بچے یا بالغ کی ضرورتوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔ ناقص تغذیہ جسم اور دماغ میں کئی قسم کی کمیاں پیدا کرسکتا ہے اور اس کے بڑھنے پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں نوبالغوں کو دستیاب خوراک تمام ضروری غذائی اجزاء میں ناکافی ہوتی ہے۔ نوبالغ لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد میں خون کی کمی پائی جاتی ہے۔ ترقی کے عمل میں ابھی تک ان کے مسائل پر ضروری اور کافی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ نوبالغ لڑکیوں میں ان مسائل کے لئے احساس جگانا ضروری ہے جن کا انہیں سامنا ہے۔ ان کے شعور اور واقفیت کو ان کی خواندگی اور تعلیم کے ذریعے بڑھایا جاسکتا ہے۔

آبادی کی قومی پالیسی

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ خاندانوں کو منصوبہ بند بنانے سے انفرادی صحت اور فلاح و بہبود بہتر بنائے جاسکتے ہیں، حکومت ہند نے 1952 میں خاندانی بہبود کا ایک جامع پروگرام شروع کیا۔ خاندانی بہبود کے پروگرام کا مقصد رضا کارانہ طور پر ایک ذمہ دار اور منصوبہ بند والدین کو فروغ دینا ہے۔ آبادی کی قومی پالیسی 2000 برسوں کی منصوبہ بند کوششوں کا نتیجہ ہے۔

قومی آبادی پالیسی 2000 چودہ برس کی عمر تک مفت اور لازمی تعلیم، نوزائیدہ بچوں میں شرح اموات 1000 زندہ پیدائشوں میں 30 سے نیچے لانے، ٹیکوں سے روکی جانے والی بیماریوں سے تمام بچوں کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنے، لڑکیوں کی شادیاں تاخیر سے کرنے، اور خاندانی بہبود کو ایک عوام مرکزی پروگرام بنانے کا ایک ڈھانچہ مہیا کرتی ہے۔

قومی آبادی پالیسی 2000 اور نوبالغان

آبادی کی قومی پالیسی 2000 میں نوبالغوں کی شناخت آبادی کے ایک بڑے اور اہم حصے کے طور پر گئی ہے جس پر اور زیادہ توجہ دینا ضروری ہے۔ تغذیاتی ضروریات کے علاوہ پالیسی میں نوبالغوں کی دیگر اہم ضرورتوں پر اور زیادہ زور دیا گیا ہے۔ ان میں ان چاہے حمل اور جنسی ذریعوں کے لگنے والی بیماریاں شامل ہیں۔ اس میں ایسے پروگرام چلانے کے لئے کہا گیا ہے جن کا مقصد تاخیر سے شادیاں کرنا اور مناسب وقفے کے بعد بچے پیدا کرنا، غیر محفوظ جنسی تعلق یعنی سیکس کے خطرات سے نوبالغوں کو آگاہ کرنا اور مانع حمل دواؤں اور چیزوں کی خدمات کو قابل رسائی بنانا اور انہیں سستا کرنا، غذا میں کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری چیزیں مہیا کرنا، تغذیاتی خدمات فراہم کرنا، بچپن کی شادیوں کو روکنے کے لئے قانونی اقدامات کو مضبوط کرنا ہے۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

1- ذیل میں دیئے گئے چار متبادلوں میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجئے:

(i) ہجرتیں (نقل مکانی) کہاں کی آبادی کی تعداد، تقسیم اور بناوٹ کو تبدیل کر دیتی ہیں؟

(a) روانگی کے علاقے کی
(b) آمد یا پہنچنے کے علاقے کی
(c) روانگی اور آمد دونوں علاقوں کی
(d) ان میں کسی کی نہیں

(ii) کسی آبادی میں بچوں کا زیادہ تناسب کس کا نتیجہ ہوتا ہے؟

(a) اعلیٰ شرح پیدائش
(b) اعلیٰ شرح اموات
(c) لمبی عمریں
(d) زیادہ شادی شدہ جوڑے

(iii) آبادی کے فروغ کی مقدار کا مطلب ہے

(a) کسی علاقے کی کل آبادی

(b) ہر سال لوگوں کی بڑھی تعداد

(c) آبادی کے بڑھنے کی رفتار

(d) ہر ایک ہزار مردوں پر عورتوں کی تعداد

(iv) مردم شماری کے مطابق ایک خواندہ شخص وہ ہے جو

(a) اپنا نام لکھ اور پڑھ سکتا ہے۔

(b) کوئی بھی زبان لکھ اور پڑھ سکتا ہے۔

(c) سات سال کی عمر کا ہے اور کوئی زبان سمجھ کر لکھ اور پڑھ سکتا ہے۔

(d) پڑھنا، لکھنا اور حساب (ریاضی) جانتا ہے۔

2- مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے:

(i) ہندوستان میں آبادی کے بڑھنے کی رفتار 1981 سے کیوں کم ہو رہی ہے؟

(ii) آبادی کے فروغ کے اہم عناصر پر بحث کیجیے۔

(iii) عمر کی ساخت، شرح پیدائش اور شرح اموات کی تعریف بیان کیجیے۔

(iv) نقل مکانی کس طرح آبادی میں تبدیلی کا فیصلہ کن سبب ہے؟

3- آبادی کے فروغ اور آبادی میں تبدیلی کا فرق بیان کیجیے۔

4- ترقی اور پیشوں کے ڈھانچے کے درمیان کیا تعلق ہے؟

5- ایک صحت مند آبادی کے کیا فوائد ہیں؟

6- قومی آبادی کی پالیسی 2000 کے اہم خدوخال یا خاص باتیں کیا ہیں؟

عملی کام / پروجیکٹ

ایک سوال نامہ تیار کر کے کلاس کی مردم شماری کیجیے۔ سوال نامے میں کم از کم پانچ سوال ہونے چاہئیں۔ سوالات کا تعلق طلبا، ان کے اہل خاندان، کلاس میں ان کی کارکردگی اور ان کی صحت وغیرہ سے ہونا چاہئے۔ ہر طالب علم کو سوال نامہ بھرنا ہے۔ تعدادی اعتبار سے (فی صد کے مطابق) معلومات کو اکٹھا کر کے ترتیب دیجیے۔ معلومات کو پائی چارٹ، بار ڈائیگرام یا کسی دوسرے طریقے سے پیش کیجیے۔

© NCERT not to be republished

فہرست اصطلاحات

انگریزی	اردو		مفہوم
Adolescence	بلوغ	:	یہ زندگی کا وہ عرصہ ہے جب کوئی شخص بچہ نہیں رہتا لیکن ابھی بالغ نہیں ہوتا ان لوگوں کی عمر دس سے انیس برس کے درمیان ہوتی ہے۔
Alluvial Plain	سیلابی میدان	:	وہ مسطح وسیع زمین جو سیلاب کے ساتھ آنے والی یا اچھے پتھر سے تیار ہوتی ہو، جسے کسی ندی نے وہاں پہنچا دیا ہو۔
Base population	ابتدائی آبادی	:	کسی مقام کی، ایک مدت کے شروع ہونے پر، کل آبادی
Biome	ممتاز ماحولیاتی برادری	:	نباتات اور جنگلی جانوروں کی بستیاں جو نمایاں جمگھٹوں میں یکساں آب وہوا کے علاقوں میں ہوتی ہیں۔
Birth rate	شرح پیدائش	:	ایک سال کے دوران 1000 افراد پر زندہ پیدا ہونے والوں کی تعداد
Depression	دباؤ/کساد	:	موسمیات میں، اس سے مراد ایک ایسا علاقہ ہوتا ہے جہاں ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے، جو اکثر گرم علاقوں میں ہوتا ہے۔ ارضیات میں اس سے مراد سطح زمین پر گڈھے نما علاقے سے ہوتا ہے۔
Death rate	شرح اموات	:	ہر دس ہزار لوگوں میں ہر سال کی اموات
Density of population	آبادی کی گنجانی یا گھنا پن	:	ایک یونٹ رقبے میں، مثلاً ایک مربع کلومیٹر میں لوگوں کی اوسط تعداد
Dependency ratio	تناسب انحصار	:	معاشی طور سے فعال افراد (15 سے 59 سال) پر منحصر ہونے والے افراد (15 سے کم اور 60 سال سے زیادہ) کا تناسب
Ecosystem	ماحولیاتی نظام	:	ایک ایسا نظام جو طبیعی ماحول اور اس میں رہنے والے عضویوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
Environment	ماحول	:	آس پاس کی چیزیں یا حالات جس کے تحت کوئی شخص یا شے وجود میں رہتی ہے اور اپنے کردار کو ترقی دیتی ہے۔ اس میں مادی اور ثقافتی دونوں عناصر شامل ہیں۔
Fault	فالٹ	:	زمین کی قرش پر چٹانوں میں لکیری انتشار جس کے ساتھ ہی افقی، عمودی اور ترچھی سمت میں ٹوٹ پھوٹ وقوع پذیر ہوتا ہے۔
Fauna	کسی علاقے کے حیوانات	:	کسی خطے کے جاندار حیوانات
Flora	نباتات	:	کسی خطے کے مجموعی سبزے، پودے اور درخت وغیرہ
Fold	موڑ	:	زمین کی قرش کے کسی علاقے میں دباؤں کی وجہ سے پہاڑ کی سطحوں پر رونما ہونے والا موڑ۔
Geosyncline	جیوسینکلائن	:	ایک تنگ، پتلی اور لمبوتری طاس ڈوبا ہوا پیندا جہاں پر جا تا انگارہ اور گونڈوانہ لینڈ سے ندیوں کے ذریعے آکر ایک خاصہ موٹا باقی ماندہ مواد جمع ہوجاتا تھا۔
Glacier	گلیشیر	:	برف اور یخ کا تودہ جو قوت ثقل کے زیر اثر اپنے جمع ہونے کے مقام سے دور کسی محدود راستے کے ساتھ ساتھ دھیرے دھیرے چلتا رہتا ہے۔
Growth rate of population	آبادی کے فروغ کی شرح	:	آبادی کے بڑھنے کی شرح اس رفتار کو ظاہر کرتی ہے جس سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فروغ کی شرح کا تخمینہ لگانے کے لیے آبادی میں اضافے کا ابتدائی یا بنیادی آبادی سے موازنہ کیا جاتا ہے۔ اس کی پیمائش سالانہ یا دس سال میں ایک بار کی جاسکتی ہے۔

© NCERT not to be republished

Indian Mainland	ہندوستان کی خاص زمین	: جموں وکشمیر سے کنیا کماری اور گجرات سے اروناچل پردیش تک مسلسل پھیلی ہوئی زمین کے حصے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔
Life expectancy	اوسط عمر	: سالوں کی اوسط تعداد جس میں کوئی شخص زندہ رہنے کی توقع کرسکتا ہے۔
Migration	نقل مکانی، ہجرت	: لوگوں کی ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف نقل وحرکت
Million Plus cities	دس لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہر	: وہ شہر جن کی آبادی ایک ملین یعنی دس لاکھ سے زیادہ ہے۔
National Park	نیشنل پارک	: ایک محفوظ علاقہ جس کا مقصد اس کی نباتات، حیوانات اور قدرتی ماحول کا تحفظ کرنا ہے۔
Sex ratio	جنسی تناسب	: ہر ایک ہزار مردوں میں عورتوں کی تعداد

© NCERT not to be republished